بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

ماہنامہ الحق نے محض فضل ایزدی اور اسی کریم و قدیر ذات کے اعتماد و بھروسہ پر ۱۴۰۶ھ کے آغاز کے ساتھ زندگی کی دو دہائیاں پوری کر کے تیسری دہائی یعنی حیات مستعار کی اکیسویں منزل میں قدم رکھا سفر کا یہ طویل عرصہ اور بیس سالہ زندگی کی یہ روئیداد ان مختصر صفحات میں نہ لکھی جا سکتی ہے اور نہ لکھنا زیب دیتا ہے۔ مادی ذرائع کے فقدان، وسائل کی قلت اور بے بضاعتی کے باوجود جو کچھ بھی ہوا محض فیاض ازل کے فضل وکرم اور اسی کے الطاف وعنایات ہی سے ہوا اور الحمدللہ کہ اس عرصہ میں ماہنامہ الحق حالات سے مصالحت، مداہنت، کسی کی دلآزاری و دلشکنی، کسی کی ناراضگی وعتاب، جان بوجھ کر کسی طمع وخوف، یا ذاتی رجحانات، جتھہ بندی اور گروہی تعصب سے بالاتر رہ کر محض رضائے الٰہی کی خاطر، حق کی سربلندی اور علوم نبوت کی روشنی میں راہ صواب کی نشاندہی کرتا رہا۔

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ، مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے، تیری فکر سے، تیری یاد سے تیرے نام سے

اس موقعہ پر ہم اپنے ان اکابر، مشائخ، علماء اور مخلص قارئین و معاونین کے بھی صمیم قلب سے شکرگذار ہیں جن کی سرپرستی معاونت پرخلوص تمناؤں اور دعاؤں سے اتنا بڑا کام ہوتا رہا۔ اور ہو رہا ہے جس کا **تصور خواب و** خیال میں بھی نہیں ہو سکتا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

مدیر الحق اپنی بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے افسوس کہ خود نقش آغاز تو نہ لکھ سکے مگر پارلیمنٹ کی کارکردگی کے بارہ میں رواروی اور عجلت میں جو کچھ بتلایا وہ حسب ذیل ہے:

اکتوبر کے آخری ہفتہ میں ملک کے سب سے بڑے منتخب ادارے سینٹ نے ہمارے پیش کردہ شریعت بل سے متعلق سٹینڈنگ کمیٹی کو مزید مہلت دینے کی تجویز ۵ کے مقابلہ میں ۷ سے مسترد کر کے محرکین بل کی جانب سے منتخب کردہ کمیٹی کے حوالے کر دیا۔

شریعت بل کو بطور ایجنڈا شامل کرنے کے بعد یہ دوسری عظیم الشان کامیابی تھی جس سے اللہ کریم نے

رکین بل کو نوازا جبکہ حکومتی کمیٹی نے تین ماہ کی مزید مہلت مانگنے اور شریعت بل کو معرضِ التوا میں ڈالنے کی سر توڑ
وششیں کیں جسطرح کہ قومی اسمبلی میں شریعت بل کے مسئلہ پر حامی ارکانِ اسمبلی، طویل مباحث اور لفظی ہیر پھیر
ا پڑنے اور مخالفین بل کی مخفی تدابیر اور چال سے بے خبر رہ جانے کی وجہ سے نیا اجلاس بلائے جانے کی
ائے جاری اجلاس کو ملتوی قرار دیکر شریعت بل کو ٹال دیا گیا۔

سینٹ میں شریعت بل کو فوری زیرِ بحث لانے کے حق میں کامیابی اور حکومت کی ناکامی کو جمہوری
ر پارلیمانی نقطۂ نظر سے اربابِ حکومت کے لیے ایک بہت بڑی شکست تھی۔ اور دوسری سب سے بڑی
امیابی یہ ہے کہ حکومت نے ہمارے ساتھ معاہدہ کر لیا ہے۔ کہ سینٹ کے حالیہ اجلاس میں نویں ۹ ترمیمی
ل کی دفعہ نمبر ۲ میں قرآن و سنت کو تمام قوانین کا منبع و سرچشمہ اور اصل قرار دے کر اسلامی قوانین کی بالادستی
مکمل آئینی تحفظ دے دیا جائے گا۔

نیز دفعہ ۲۰۳ جو حقیقت میں نظامِ اسلام کیلئے دفعہ ۳۰۲ (موجب قتل سزا) ہے جس کے پیش نظر
سل لاء (عائلی قوانین) اور مالیات گویا اسلام کے معاشرتی سماجی اور معاشی نظام پر پابندی لگا دی
ی ہے۔ کو حذف کر دیا جائے گا۔ یہی وہ اصل مقصد اور نفاذِ اسلام کا واحد آئینی راستہ ہے جس کے
یش نظر ہمارے اکابر علماء الیکشن لڑتے، پارلیمنٹ میں جاتے اور آئینی جنگ لڑتے رہے۔ کیا عجب
ہ ان کی قربانیاں رنگ لائی ہوں کہ منزل قریب آگئی ہے۔

کیونکہ اس دفعہ کے حذف ہو جانے سے مکمل نظامِ اسلام کے نفاذ کا عمل ممکن اور سہل ہو جائے
گا، ان دفعات میں ترامیم سے قرآن و سنت کے خلاف سارے قوانین ناجائز قرار دئے جا سکیں گے۔
ر اس کے ساتھ ہی صدرِ مملکت، وزیرِ اعظم، صوبائی اور قومی اسمبلیوں، پارلیمنٹ، وفاقی اور صوبائی
کومتوں، تمام با اختیار اداروں کیلئے یہ ناممکن بنا دیا جائے گا کہ وہ قرآن و سنت کی آئینی بالادستی کے
جود ایسا کوئی قانون وضع کر سکیں جو نظامِ اسلام سے متصادم ہو۔

اس ہفتے اللہ تعالیٰ نے اس کامیابی سے بھی سرفراز فرمایا کہ شریعت بل کو سلیکٹ کمیٹی نے بھی
رکین قرارداد کی مرضی کے مطابق قدرے قانونی درستگی کے ساتھ متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے جسے
ندرہ دن کے اندر ایوانِ بالا (سینٹ) میں پیش کر دیا جائے گا۔

اگر حکومت جمہوری اداروں کے قیام سے قبل بغیر کسی ہچکچاہٹ، بزدلی اور خوف لومۃ لائم کے
ت سے کام لے کر ایک آرڈیننس کے ذریعہ مکمل نظامِ شریعت کے نفاذ کا حکم جاری کر دیتی تو ملک ان
رات سے نکل جاتا جن میں وہ آج گھرتا چلا جا رہا ہے۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔ اور بدقسمتی سے ایک زریں

موقعہ کھو دیا گیا۔ آٹھ سال تک اسلامی نظام کے نعروں اور ہنگاموں سے اپنے اقتدار کا بازار گرم رکھ کر اب اسے عملاً جمہوری اداروں کے پیچیدہ، طویل، دشوار گذار اور مشکل راستوں کے ایسے چوراہے پر کھڑا کر دیا گیا۔ جہاں سے محفوظ اور سالم بچ نکلنا ایک معجزہ سے کم نہیں۔

بہرحال ان چھ سات ماہ کے قلیل ترین عرصہ میں اللہ کریم نے اپنے خاص الطاف وعنایات سے نظامِ اسلام کے آئینی تحفظ ونفاذ کے مشکل ترین مراحل میں خاصی کامیابیوں سے نوازا —— صرف یہ نہیں بلکہ ایوان میں ہر مرحلہ پر اسلامی اقدار اور مسلمانوں کی تہذیب وتمدن اور عزت وعصمت کے تحفظ کے مراحل پیش آتے ہیں

حال ہی میں کراچی کے معزز رکن نے سینٹ میں ہر صوبہ سے تین تین عورتوں کے علاوہ اقلیتوں سے بھی عورتوں کو نمائندگی دینے کا بل پیش کیا یہ اُن حالات کا نتیجہ ہے جو فتنۂ تحریکِ آزادیٔ نسواں اور مساواتِ مرد وزن کے مغربی افکار کی شکل میں چھائے ہوئے ہیں۔ اسلام نے عورتوں کے حقوق کے تعین کا مسئلہ مبہم نہیں چھوڑا، بلکہ اسلام ہی وہ دینِ فطرت اور قانونِ رحمت ہے جس نے عورت کو تحت الثریٰ سے اٹھا کر اوجِ ثریا تک پہنچایا۔

سینٹ میں پیش کردہ یہ بل بھی عورتوں کو حقوق کے نام سے فرائض کے غیر فطری بوجھ میں اور دلدلوں میں پھنس جانے کی ایک صورت تھی۔ بحمد اللہ جس کے خلاف ہماری آواز مؤثر رہی اور بحمد اللہ ۱۰ کے مقابلہ میں ۱۶ ووٹوں سے اسے مسترد کر دیا گیا۔

اب آخری مرحلہ میں چند ہی دنوں بعد شریعت بل سینٹ میں پیش ہونیوالا ہے۔ اس موقع پر ہم پوری قوم، علماء اور دینی حلقوں کو اپنی ساری محنت توجہات، صلاحیتیں، حکومت اور ارکانِ پارلیمنٹ کے شریعت بل کے منوانے پر مرتکز ہو جانی چاہئیں کہ وہ اس اہم فرض کی ادائیگی میں ہر قسم کے مفادات لالچ اور خوف سے بالاتر ہو کر اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ اس موقعہ پر تمام مسلمان اللہ کے حضور پارلیمنٹ میں علماء کی کامیابی کی دعا کریں۔ کیا عجب کہ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله۔ کی صورت میں خدا کے فیصلے غالب ہو جائیں اور حق کو بالادستی حاصل ہو۔ ؏